۵۹

کیا ایک شہر میں مختلف مقامات پر جمعہ ہو سکتا ہے

(فرمودہ ۱۲۔ ستمبر ۱۹۳۰ء بمقام شملہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج میں اِس امر کے متعلق اختصار کے ساتھ کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ آیا جمعہ ایک شہر میں مختلف جگہوں پر ہو سکتا ہے یا نہیں۔ جمعہ کی اصل غرض تو یہ ہے کہ کسی شہر یا دیہات کے لوگ ایک جگہ جمع ہو کر ایسے امور کے متعلق جو جماعت کے اتحاد کے ساتھ یا بحیثیت مجموعی جماعت کے نقائص دور کرنے سے تعلق رکھتے ہوں آگاہی حاصل کریں تا فردی کاموں کے ساتھ ملّی فرائض سے بھی مطلع ہو سکیں اِس لئے بغیر کسی طبعی یا دینی روک کے ایک شہر میں دو جگہ نماز جمعہ جائز نہیں۔ اگر اِس بات کی اجازت دے دی جائے کہ جہاں چند آدمی جمع ہوں وہ مل کر نماز جمعہ پڑھ لیں تو جمعہ کی اصل غرض مفقود ہو جاتی ہے۔ پھر ہر شخص اپنے اپنے دائرہ میں اجتماع کر لیا کرے گا اور ملّی اجتماع کی صورت مفقود ہو جائے گی۔ ہاں اگر کوئی مذہبی روک ہو مثلاً مذہباً ایک فریق دوسرے فریق کے امام کے پیچھے نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو ایک شہر تو کجا ایک مسجد میں بھی دو جمعے ہو سکتے ہیں اور مسجد کے متوّلی کی اجازت کے ماتحت یکے بعد دیگرے دونوں فریق ایک ہی جگہ نماز جمعہ پڑھ سکتے ہیں۔ بعض طبعی روکیں بھی ہو سکتی ہیں مثلاً بارش ہو رہی ہو یا بارش وغیرہ کی وجہ سے کیچڑ ہو اور پہنچنا مشکل ہو تو صَلُّوْا فِیْ رِحَالِکُمْ[1] (اپنے گھروں میں نمازیں پڑھ لو) کی بھی شریعت نے اجازت دی ہے۔ لیکن جب کوئی روک نہ ہو تو اُس وقت مختلف جگہ جمعہ کی نماز ہونے کے معنے یہ ہیں کہ جو خاص اغراض و مقاصد اجتماع سے تعلق رکھتے ہیں ان سے فائدہ نہ اُٹھایا جائے اور یہ

ظاہر ہے کہ جو شخص بغیر کسی جائز روک کے ایسا کرے وہ قابلِ سرزنش ہوگا۔ جو شخص ایک بڑے مقصد کو چھوڑ کر چھوٹے کی طرف آتا ہے وہ بھی قابلِ سرزنش ہے اور جو شخص چھوٹے مقصد کو (جب اس کے مقابل پر بڑا مقصد نہ ہو) چھوڑتا ہے وہ بھی قابلِ سرزنش ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص دین کی مالی اور جسمانی خدمت بھی کرسکتا ہے تو وہ اگر ان دونوں میں سے ایک قسم کی خدمت کرے گا اور دوسری قسم کی خدمت نہیں کرے گا تو وہ قابلِ مؤاخذہ ہوگا۔ اور اگر ایک شخص صرف مالی یا صرف جانی خدمت کرسکتا ہے مگر اسے ترک کرتا ہے تو اس سے اس کے ترک کرنے کی بابت مؤاخذہ ہوگا۔ اور اگر ایک شخص کسی رنگ میں بھی مالی خدمت نہیں کرسکتا اور اس مجبوری کی وجہ سے وہ ہر قسم کی خدمت سے محروم ہے تو جو شخص اس کا نمونہ پیش کرتا ہے اس کا عذر غلط ہے کیونکہ وہ معذور ہے اور یہ معذور نہیں۔ اگر کسی دفتر میں باہر جا کر نماز جمعہ پڑھنے کی اجازت نہیں ملتی تو وہاں کام کرنے والے اس مجبوری کی وجہ سے وہاں ہی جمعہ پڑھ سکتے ہیں۔ بعض حالات میں حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ایک ہی وقت میں مسجد مبارک میں بھی جمعہ کی نماز پڑھی جاتی تھی اور مسجد اقصیٰ میں بھی۔ اور یہ اس صورت میں ہوتا تھا جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی تکلیف وغیرہ کی وجہ سے مسجد اقصیٰ میں تشریف نہیں لے جاسکتے تھے۔ جو شخص نماز باجماعت مسجد میں نہیں پڑھتا اور گھر میں ہی بغیر کسی عذر کے نماز پڑھ لیتا اور جماعت کرا لیتا ہے وہ نہ صرف خود مسجد میں نہ جانے اور جماعت میں شامل نہ ہونے کی بناء پر سرزنش کے قابل ہے بلکہ وہ دوسروں کو بھی نماز باجماعت سے روکنے کا مرتکب ہوتا ہے۔ اسی طرح نمازوں کے جمع کرنے کا مسئلہ ہے جو شخص بلا ضرورت نمازیں جمع کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابلِ گرفت ہے۔ لیکن اگر صحیح ضرورت کے موقع پر نمازیں جمع کر لی جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور اگر امام کو یا مقتدیوں کے پیشتر حصہ کو کوئی ایسی وجہ پیش آجائے جس میں نمازیں جمع کرنا جائز ہو تو اس میں تمام مقتدیوں کے لئے نمازیں جمع کرنا جائز ہوگا اور وہ اس معاملہ میں امام یا مقتدیوں کی کثرت کے تابع سمجھے جائیں گے۔ جیسے اگر امام بیمار ہو اور بیٹھ کر نماز پڑھائے تو اس صورت میں مقتدیوں کو بھی ادائیگی میں یہی ہدایت تھی کہ وہ بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں [۲] لیکن بعد میں نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرما دیا۔ غرض حالات کے بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں اور ایک ہی چیز ایک حالت میں اچھی اور دوسری حالت میں بُری ہو جاتی ہے۔ جب انسان ایک بڑی نیکی نہ کر

سکتا ہو تو چھوٹی نیکی کرنے سے اسے رُکنا نہیں چاہئے۔ کسی نہ کسی وقت اللہ تعالیٰ کا نام لینا اچھا ہوگا بہ نسبت اس کے کہ بالکل اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے۔

مؤمن کا کام ہوتا ہے کہ معمولی سے معمولی نیکی بھی حاصل کرے بشرطیکہ بڑی نیکی کے راستے میں روک نہ ہو۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے اگر دو آدمی بھی ہوں تو نماز کے لئے اذان دے لیں[3] کیونکہ اگر اور کوئی اس سے فائدہ نہ اُٹھائے گا تو یہ دونوں ہی فائدہ اُٹھا لیں گے اور ان کے دل پر ہی اذان اپنا اثر کرے گی۔

(الفضل ۱۸۔ ستمبر ۱۹۳۰ء)

---

[1] بخاری کتاب الاذان باب الرخصة فی المطر والعلّة ان یصلی فی رحله

[2] بخاری کتاب الاذان باب انما جعل الامام لیؤتم به

[3] بخاری کتاب الاذان باب اثنان فما فوقهما جماعة